بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
ربوہ
فون ۴۴۹
جلد ۳۷/۷۲ بدھ ۲۱ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ ہجری ۳۱ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۳۱ اگست ۱۹۸۳ء نمبر ۱۹۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کی برکات

"صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلّی کرتا ہے اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۰)

جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

"مشن ہاؤسز و مساجد فنڈ" میں احباب کینیڈا تین سال کے اندر اندر ۶,۰۰,۰۰۰ ڈالر جمع کریں

آگے بڑھیں اپنی کمر ہمت کس لیں اور اس کارِ خیر میں ہر شخص اپنی توفیق کیمطابق وعدہ لکھوائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرم امیر و مبلغ انچارج صاحب جماعتہائے احمدیہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک وقت تھا کہ جماعت کینیڈا کا اپنا کوئی مشن ہاؤس نہیں تھا۔ پھر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور توفیق عطا فرمائی کہ بعض جگہوں پر مشن ہاؤسز قائم ہو گئے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ضرورتوں کے تقاضے بڑھتے گئے مگر چندوں کی مقدار اتنی نہیں بڑھی۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان مشن ہاؤسز کی خرید وغیرہ کے سلسلہ میں جماعت کینیڈا پر ۴,۵۰,۰۰۰ ڈالر سے زائد قرض ہو چکا ہے۔ ابھی بہت سی EXPANSIONS ہونا باقی ہیں۔ اور ہی جگہوں پر مشن ہاؤسز کا قیام بھی ضروری ہے۔ اس کیلئے کسی پہلی جائیداد وغیرہ پر انحصار کرنا غلط ہے جماعت کینیڈا کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور ایک نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ "مشن ہاؤسز و مساجد فنڈ" کیلئے اپنی توفیق کے مطابق قربانیاں پیش کریں۔ اسکے لئے عام تحریک کی جائے، ہر فرد جماعت کو اسمیں شامل کیا جائے، ہر برانچ کے ذمہ ایک مقررہ رقم لگائی جائے اور باقاعدہ پروگرام کے مطابق اس تحریک کو کامیاب کیا جائے۔ موجودہ حالات کے پیشِ نظر میں سمجھتا ہوں کہ تین سال کے اندر اندر اس فنڈ کیلئے جماعتہائے احمدیہ کینیڈا

(باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

-- یہ عاجز ابھی تک دل کی کمزوری، بے قاعدگی اور سینہ میں درد کے عارضہ کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ ابھی تک صحیح طور پر افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے خاص دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

-- محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شدید بیمار ہیں اور بغرض علاج لاہور کے ایک پرائیویٹ کلینک میں زیر علاج ہیں حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمود احمد ملک سیکرٹری وقف جدید۔ ضیافت جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

● میرے دادا جان مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب کا "ہاجرہ کلینک لاہور" میں مثانہ میں پتھری اور پروسٹیٹ (PROSTATE) کا آپریشن ہو رہا ہے وہ کمزور بھی بہت ہیں۔ سب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ان کے کامیاب آپریشن اور صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(حالدہ سولنگی بنت نذیر احمد سولنگی۔ ربوہ)

الداعی الی اللہ کا بہترین حربہ

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اُسے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔" (برکات الدعا صفحہ ۱۱)

(ہدایت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(۳۱ اگست ۱۹۸۳ء صبح ۸ بجے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اب بہتر ہے۔ معدے میں ٹیوب کے ذریعہ سے ادویات اور غذا دی جا رہی ہے لیکن ڈرپ اتارا جا چکا ہے۔ غنودگی کی کیفیت دوبارہ طاری نہیں ہوئی اور رات نیند بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آ گئی۔ بلڈ پریشر اور خون کے مختلف ٹیسٹ نارمل ہیں۔

احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ نہایت تضرع سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشرہ صاحبزادی کو شفائے کامل عطا فرمائے اور ان کو لمبی عمر عطا کرے تاکہ یہ دنیا ان کی برکات سے تادیر متمتع ہو سکے۔ آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

۳۱ ظہور ۱۳۶۲ ہش

انسان کو ہلاک کرنے والی اس کی ایک بڑی غلطی

جب تک انسان کو نفس مطمئنہ حاصل نہ ہو اس وقت تک اس کے پھسلنے اور غلط راہ پر پڑنے کا خطرہ دور نہیں ہوتا۔ ایسا آدمی تا وقتیکہ وہ خاص عزم اور تعہد اور مجاہدہ سے کام نہ لے خطرہ کی حالت میں ہوتا ہے وہ کسی وقت بھی ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ سب سے بڑی ٹھوکر جو ایسے انسان کو لگتی ہے وہ دنیا پرستی کی ٹھوکر ہے۔ وہ زبانی ایمان کو کافی سمجھ کر فلاح اخروی پر منتج ہونے والے اعمال سے غافل ہو جاتا ہے اور دنیا ہی کو اپنا مطلوب و مقصود بنا لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو خبردار فرمایا ہے کہ اگر وہ محض دنیا کے طلبگار رہیں گے تو انہیں دنیا مل جائیگی لیکن اخروی فلاح سے انہیں بے نصیب کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے عقل کے اندھوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۱)

ترجمہ:۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہی کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس دنیا میں (آرام و آسائش دے۔ (خبردار رہو) ایسے لوگوں کا (جو صرف دنیا کی طلب میں ہی لگے رہتے ہیں۔) آخرت میں کچھ حصہ بھی نہیں ہوتا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کا نہیں بلکہ غلط کار مومنوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کا خدا تعالیٰ سے اپنی مراد طلب کرنا بتاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگر انہیں خدا پر ایمان نہ ہوتا تو وہ اس سے اپنی مراد طلب کرتے لیکن مومن ہونے کے باوجود وہ ہیں غلط کار جبھی تو وہ خدا تعالیٰ سے غلط چیز مانگتے ہیں۔ جو چیز انہیں مانگنی چاہیئے وہ مانگتے نہیں۔ مانگتے ہیں ایسی چیز جو آخرت کی دائمی فلاح سے محروم کرنے والی ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ مومنوں کو پھر کیا چیز مانگنی چاہیئے؟ سو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اگلی آیت میں دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(البقرہ آیت ۲۰۲)

ترجمہ:۔ اور ان (مومنوں) میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ کر۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے ثواب کا ایک بہت بڑا حصہ مقدر ہے۔ اور اللہ بہت جلد حساب چکا دے گا۔

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ سے محض دنیا طلب نہیں کرنی چاہیئے بلکہ دنیا کی حسنات مانگنی چاہئیں۔ تاکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی عطا کرے وہ فلاح اخروی کے حصول کا وسیلہ بنے اسی لئے ساتھ ہی فرمایا جہاں دنیا کی حسنات مانگتے ہو وہاں آخرت کی حسنات بھی مانگو اس سے ظاہر ہے کہ محض دنیا طلبی انتہائی خسارہ پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا طلبی

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

شمعِ روئے مصطفیٰؐ کا ایک پروانہ

بروفات حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم و مغفور

موت برحق ہے مگر اس رنگ میں سوچا نہ تھا
اس قدر جلدی بچھڑ جانے کا اندیشہ نہ تھا

ہر گھڑی مصروف تھا تو خدمتِ اسلام میں
تیری بیماری کا بھی اب تو کوئی چرچا نہ تھا

تو سدا ساری جماعت میں رہا ہر دلعزیز
کون تھا ایسا جو تیرا چاہنے والا نہ تھا

مغرب و مشرق میں یکساں قدر و عزت تھی تری
تو دیارِ غیر میں بھی اجنبی جیسا نہ تھا

ایک مبلغ ایک مناظر ایک عالم اک فقیہ
عبدِ مالک کیا بتائیں ہم کہ تو کیا کیا نہ تھا

زیب دیتی تھی قبائے علم تیرے جسم پر
بحرِ فہم و آگہی کا گوہرِ یکدانہ تھا

فہمِ قرآں تجھ کو حاصل تھا بفضلِ ایزدی
درسِ قرآں نے ترے کس دل کو گرمایا نہ تھا

تو فدائے دینِ احمدؐ تو نثارِ اہلِ حق
شمعِ روئے مصطفیٰؐ کا تو بھی اک پروانہ تھا

پیشِ خالق گریہ و زاری تھا تیرا مشغلہ
ایسے عالم میں کہ کوئی دیکھنے والا نہ تھا

کس قدر پختہ توکل تھا خدا کی ذات پر
تو نے اک پیسہ بھی غیر اللہ سے مانگا نہ تھا

تیری فطرت میں نہ تھا ایذا رسانی کا خمیر
تو کسی دشمن کی بھی تکلیف کا جویا نہ تھا

حصۂ وافر ملا ذاتی وجاہت سے تجھے
اس خصوصیت میں کوئی تیرا ہم پایہ نہ تھا

کتنی آنکھیں آج بھی ہیں تیرے غم میں اشکبار
کونسا دل تھا جو تیری موت پر تڑپا نہ تھا

ساتھ تھیں ساری جماعت کی دعائیں بعدِ مرگ
راہیٔ باغِ جناں تو یکہ و تنہا نہ تھا

بارشِ رحمت ہو یا رب اسکے مرقد پر سدا
شمعِ توحید و رسالت کا جو اک پروانہ تھا

(سلیم شاہجہانپوری از نواب شاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ع تو اگر بھول گیا ہو تو تجھے بتلا دوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی کیا خدمات سرانجام دیں؟

(قسط تمبر ۱)

مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب
بارایٹ لاء
کراچی

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ایسے زمانہ میں ہوئی۔ جب مسلمانوں پر زوال کے آثار شروع ہو گئے تھے ان کی دنیاوی وجاہت جا چکی تھی حکومتیں یا تو اوروں کے ہاتھ میں چلی گئی تھیں۔ یا پھر وہ حکومتیں کسی کے سہارے کھڑی تھیں۔ بادشاہتیں تو جا ہی چکی تھیں مگر وہ علوم جو انہوں نے دنیا میں پھیلائے تھے وہ بھی ان کے ہاتھوں سے نکل رہے تھے۔ اور سب سے بڑی بدقسمتی یہ تھی کہ انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔ دینی علوم نہ صرف وہ کھو چکے تھے بلکہ اس وقت کے مسلمان روحانی برکات سے بھی انکار کر رہے تھے جن کو مسلمان ہمیشہ فوقیت دیتے چلے آئے تھے۔ ان کے خیال میں دعا کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کلام کرنا بند کر دیا تھا۔ معجزات کا دروازہ بھی بند ہو چکا تھا۔ ہدایت کے راستے بھی مسدود تھے۔ دنیا سے گمراہی کو مٹانے کے لیے اب کوئی مصلح یا نبی کا ظل بھی نہیں آسکتا تھا۔ بعض لوگوں نے اس حالت پر نوحے لکھے مگر اس سے زیادہ کچھ کرنے کی توفیق نہ پا سکے۔ مولانا حالی نے اپنی مسدس میں مسلمانوں کی جس حالت کا نقشہ کھینچا وہ کسکو خون کے آنسو نہیں رلاتا۔ مگر انہوں نے بھی اس سے بڑھ کر کوئی عملی اقدام نہیں کیا۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ امتِ محمدیہ میں تیس دجال تو آ سکتے ہیں مگر کوئی مصلح نہیں آسکتا اور اگر کبھی مسلمانوں کو کسی جرنیل کی ضرورت پڑی تو وہ بھی امتِ محمدیہ میں سے نہ ہو گا۔ بلکہ نعوذ باللہ موسیٰ کے سلسلہ میں سے ہو گا۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اس کام کے لیے ۱۹۰۰ برس سے آسمان پر زندہ رکھا ہوا ہے۔ اور کسی ایسے مصلح کا ماننا جو امتِ محمدیہ میں سے آوے کفر اور الحاد تھا۔ رسول پاکؐ کی پیشگوئی کے مطابق دجال۔ (کفر) دن بدن ترقی کر رہا تھا۔ اس کی شوکت کے سامنے مسلمانوں کی ایک ایک حکومت سرنگوں ہو چکی تھی وہ قوم جو سپین سے اس کماری اور افریقہ کے صحراؤں سے ترکستان تک محمدؐ کی نام لیوا تھی اب غلام بن رہی تھی۔ اور مسلمان انتظار کر رہے تھے کہ عیسیٰ ابن مریم آوے اور کافروں کو قتل کرے صلیب کو توڑے۔ سوروں کو مارے اور خزانے لٹا دے۔ مسیح اور مہدی کے آنے کی ہر ایک نشانی جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی۔ مسلمانوں نے ان سب کو ایک ایک کر کے رد کر دیا۔ ان کو تو یہ توقع تھی کہ کوئی انکی طرف سے لڑے۔ جہاد کرے اور وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں۔ چودھویں صدی کا سر بھی آ گیا۔ پھر چودھویں صدی بھی آ گئی مگر کوئی نہ آیا اور ادھر مسلمانوں کی حالت بد سے بدتر ہو گئی۔ البتہ ایک شخص حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے دعویٰ کیا کہ وہ رسول پاکؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے ہیں اور اب اسلام کا زندہ ہونا اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں مقدر کیا ہے۔ اور وہ ایمان ثریا سے واپس لے آویں گے۔ قرآن کریم جس کی حقیقت کو لوگ بھول گئے تھے۔ اس کتاب کو وہ ایک زندہ کتاب ثابت کر کے دکھائیں گے اور جو جو اختلاف امت میں پیدا ہو گئے ہیں ان کا فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے عقلی اور نقلی دلائل سے دنیا کو چیلنج دیا۔ مسلمانوں کو انہوں نے متنبہ کیا کہ وہ اپنی غلطیوں سے باز آجاویں۔ اور مسیح کی حیات کے عقیدہ کو تسلیم کر کے عیسائیوں کے ہاتھ مضبوط نہ کریں۔ اور احمدیت کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اسلام کا دفاع کریں۔ دوسری طرف انہوں نے دوسرے مذاہب کو للکارا اور بتایا کہ دنیا میں زندہ مذہب اب صرف اسلام ہے اور قرآن خدا تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم آخری نبی باقی مذاہب آپ نے فرمایا اپنی اصل حیثیت کھو چکے ہیں۔ اور جس طرح ایک پرانے کپڑے کو انسان پھینک دیتا ہے اسی طرح یہ مذاہب اس قابل ہیں کہ انہیں رد کر دیا جاوے۔ بیشک یہ مذاہب اپنے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ مگر اب یہ اپنی افادیت کھو چکے جو کچھ ان مذاہب کا بچ چکا ہے اس میں شرک اور گندی رسوم اور بدعات کے سوا کچھ نہیں وہ اس قابل نہیں کہ انسان کو خدا تک پہنچا سکیں۔ ان کی تعلیمیں بھی ایسی نہیں جو کسی کو با اخلاق بنا سکیں۔

یہ ایسا دعویٰ تھا جس سے دنیا میں تہلکہ مچ گیا۔ اور مسلمان کیا۔ عیسائی کیا ہندو۔ اور دوسرے مذاہب والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف ہو گئے۔ مسلمان اس لیے کہ آپ نے اس بات کا دعویٰ کیا تھا کہ مسیح ابن مریم مر چکا ہے۔ اور اب وہ نہ آوے گا۔ بلکہ مثیل مسیح آوے گا جو کہ امتِ محمدیہ میں سے ہو گا۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو گا۔ اور ساتھ یہ بھی دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مثیل مسیح بنایا ہے اور جو جو کام اس نے کرنے تھے وہ سارے کام انہیں کے ہاتھوں سے سرانجام پائیں گے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اسی میں محمد عربی کی عزت ہے۔ اسلام انہیں کے ہاتھوں سے زندہ ہو گا۔ اور قرآنی علوم جو انکو دیئے گئے ہیں وہ اور کسی کو نہیں دیئے گئے۔ لوگوں کے خیال میں وہ چشمہ جو خشک ہو چکا ہے۔ وہ خشک نہیں ہوا بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے رواں ہے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ہر ایک گمراہی کا قرآن کریم میں علاج موجود ہے۔ وہ ایسا سمندر ہے جو کہ موتیوں سے بھرا ہوا ہے۔ صرف غوطہ لگانے کی ضرورت ہے۔ اور اس وسیلہ کی ضرورت ہے جس وسیلہ کے بغیر کوئی ہدایت نصیب نہیں ہو سکتی۔ وہ وسیلہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ بھی حضور نے فرمایا کہ امتِ محمدیہ کو کسی باہر کے مسیح کی ضرورت نہیں وہ تو خود مر چکا ہے۔ جس مسیح کی رسول پاکؐ نے خبر دی تھی وہ مسیح موسوی نہیں بلکہ مسیح محمدی ہے۔ اور اسی میں رسولؐ پاک کی عزت ہے کہ ان کی امت میں سے ہی کوئی آکر ان کی اصلاح کرے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم کا فہم دیا ہے۔ اور اپنے پاک کلام سے نوازا ہے۔ اور آپ کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف دیا ہے۔

حضور نے عقلی طور پر اور نقلی طور پر ثابت کیا کہ یہی عقیدہ درست ہے۔ اس عقیدہ کے ماننے والے پہلے بہت سے آئمہ بھی تھے۔ قرآن کریم جا بجا دھول کہہ رہا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ پھر احادیث یہی پکار رہی ہیں کہ آنے والا امتِ محمدیہ میں سے ہو گا۔ اسی میں ہمارے رسول خاتم النبیینؐ کی عزت ہے۔ اور اسی سے حضور کی قوتِ قدسیہ کا اظہار ہوتا ہے۔ حضور نے قرآن کریم کا اعجازی مرتبہ بیان کرنے کے لیے بہت سی کتابیں لکھیں۔ اور اسلام کے مخالفین خواہ وہ ہندوستان میں ہوں یا ہندوستان سے باہر انہوں نے جو اعتراضات اسلام پر یا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کیے تھے ان کے ایسے جواب دیئے کہ مخالفین کے دانت کھٹے کر دیئے۔ عیسائیت جو حکومت کے سایہ کے نیچے بہت ترقی کر رہی تھی۔ اور جس کے پادری گرجوں میں۔ سڑکوں پر کتابوں اور پمفلٹوں کے ذریعہ سے کھلے بندوں اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے تھے جن کے پادریوں کے دلوں میں رسولِ عربی کے خلاف سخت بغض تھا۔ اور انکو گندے سے گندے اعتراض کرتے ہوئے بھی شرم نہ آتی تھی۔ جن کے پراپیگنڈا کی وجہ سے ہزاروں مسلمان محمد عربی کی غلامی چھوڑ کر مسیحیوں کی آغوش میں جا بیٹھے تھے۔ ہندوستان کا کوئی بڑا شہر ایسا نہ تھا جہاں انکا گرجا نہ تھا۔ مسلمان علماء ان کے اعتراضوں سے لاجواب تھے اس بے کسی کی حالت میں ایک شخص ایک گمنام بستی میں سے اٹھتا ہے۔ اور قلمی جہاد کا اعلان کرتا ہے۔ عیسائیت کے باطل عقیدوں کو طشت از بام کرتا ہے۔ اور نہ صرف ان کے گندے اور جھوٹے اعتراضوں کا خود جواب دیتا ہے۔ بلکہ ان کے عقائد میں جو فساد تھا اسے ظاہر کرتا ہے۔ وہ کتابیں لکھتا ہے وہ اشتہار لکھتا ہے اپنی جیب سے سارے اخراجات برداشت کرتا ہے۔ اس لیے کہ محمد عربی کے ناموس پر کوئی حرف نہ آئے۔ سوچئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کن حالات میں اتنی بڑی محاذ آرائی شروع کی ایک طرف حکومت اور کلیسا کی ساری طاقت اور دوسری طرف اکیلے آپ!! آپ کا دن کتابوں کے لکھنے میں اور چھپوانے میں کٹ جاتا اور راتیں اللہ کے سامنے گڑگڑانے میں گزرتیں ایک دھن تھی کہ محمد عربیؐ کی عزت کی حفاظت ہو اسلام کو پھر زندگی ملے۔ قرآن پھر زندہ ہو۔ ہوتا کیا ہے کہ وہ مسلمان جو اسلام کو مردہ سمجھ بیٹھے تھے۔ انہوں نے حضور کی کتب اور رسالوں کو پڑھنا شروع کیا۔ اور ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مردہ جسموں میں پھونک نے حرکت کی۔ عیسائی پادری جو کھلے بندوں اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کر رہے تھے۔ ایک سوچ میں پڑ گئے۔ اور فکر مند ہوئے۔ پہلے تو اپنے پیسے اور حکومت کے زور پر اپنی مساعی کو اور تیز کر دیا۔ مگر جب ناکامی ہوئی تو اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے۔ حضور پر خون کے مقدمات بنائے۔ اور ہر ایک معاملہ میں مخالفت شروع کر دی مگر وہ مردِ خدا پیچھے ہٹنے والا نہ تھا۔ اس نے اپنی کوششیں اور دعائیں اور زیادہ کر دیں۔ اور عیسائیت کو ہر جگہ خفت اور نامرادی کا سامنا کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ بٹانے کے لیے اس کے ساتھ ایک جماعت پیدا کر دی۔ پہلے ایک شخص تھا پھر دو ہوئے۔ دو سے چار ان میں سے ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق حضور کا ہاتھ بٹایا۔ مالی امداد دینے والے بھی پیدا ہو گئے اور پیسہ پیسہ۔ آنہ آنہ۔ روپیہ روپیہ دینے والے آگے آ گئے۔ اور حضور کو پیش کر دیا تا وہ مذہب زندہ ہو جس کی قبر عیسائیت نے کھودنی چاہی تھی۔ تا اس ہستی کی عزت قائم ہو جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بنائی تھی۔ اور دیکھتے دیکھتے عیسائیت ایک حملہ آور کی پوزیشن سے دفاع پر اتر آئی وہی پادری جو مسلمانوں کو چیلنج کرتے تھے دفاعی پوزیشن لینے پر مجبور ہو گئے۔ اگر کوئی پادری تقریر کر رہا ہوتا اور اسے معلوم ہوتا کہ کوئی مرزا صاحب کو ماننے والا وہاں ہے اس سے بات کرنے سے انکار کر دیتا۔ القصہ وہ جنگ جو اسلام کے گھر میں ہو رہی تھی وہ عیسائیت کے گھر میں چلی گئی۔ حضرت مرزا صاحب نے عیسائیوں سے مباحثے کیے۔ انکو ہزاروں روپے کا انعام پیش کیا کہ وہ کھل کر میدان میں آئیں۔ لیکن کوئی ایسا شیر دل نہ تھا جو اس شیرِ خدا کے سامنے آتا۔ افسوس تو یہ ہے کہ اس محاذ آرائی میں جہاں ساری جنگ اسلام اور اس کے رسول کے لیے ہو رہی تھی اس میں بعض مسلمانوں نے عیسائیوں کا ساتھ دیا اور پوری کوشش کی کہ کسی طرح مرزا صاحب کو رسوائی اور شکست کا منہ دیکھنا پڑے مگر کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارادوں کو بدل سکے ہوا وہی جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی۔ نہ عیسائیوں کی اور نہ کسی اور کی مخالفت نے کچھ کام دیا۔ مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک کے بعد دوسری کامیابی عطا کی اور حضور نے ایسے دلائل دیئے کہ دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے۔ اور اپنے اور بیگانے کہہ اٹھے کہ مرزا صاحب کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا حضور نے اسلام کی سچائی کے اظہار کے لیے متعدد کتابیں لکھیں اور ہر کتاب میں ایسا وار کیا کہ دشمن پسپا ہونے پر مجبور ہو گیا۔ عیسائیت جو گھر گھر میں اپنا بسیرا کر رہی تھی۔ اس کے پاؤں اکھڑنے لگے۔ عقلی اور نقلی دلائل میں تو وہ ہار چکے تھے۔ جب انہوں نے دوسرے ہتھیار استعمال کیے تو حضور کی دعاؤں نے ان کو بھی کند کر دیا۔ عبداللہ آتھم حضور کی پیشگوئی کے مطابق مارا گیا۔ عیسائیوں اور بعض مسلمانوں نے اس پیشگوئی پر بہت پردہ ڈالنا چاہا۔ مگر چاند پر تھوک کون سکتا ہے۔ وہ تھوک اپنے منہ پر ہی پڑتا ہے۔ پھر ڈاکٹر مارٹن کلارک کا مقدمہ تھا اس میں کامیابی کی بہت امید تھی۔ عیسائی کیا اور مسلمان کیا سب خوش تھے کہ اب مرزا صاحب کو سزا ملے گی مگر وہ خدا جو قادر مطلق اور عالم الغیب ہے۔ اسنے فتح دی اور عیسائیوں اور ان کے حلیفوں کو ایسی منہ کی کھانی پڑی کہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ اس طرح دوسرے مقدمات میں بھی اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو عزت دی اور ان کے دشمنوں کو ذلت نصیب کی۔

یہ تو ہندوستان میں ہو رہا تھا۔ مرزا صاحب کے مقابلہ میں امریکہ کا ایک باشندہ الیگزنڈر ڈوئی آیا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ وہ مسیح محمدی کو ایک مچھر اور مکھی کی طرح مسل کر رکھ دے گا۔ وہ شخص جو بہت طاقت ور تھا اور اپنی طاقت کا بہت گھمنڈ رکھتا تھا۔ اس کا یہ حشر ہوا کہ اس کے اپنے مریدوں نے اسے ٹھکرا دیا۔ اس پر الزام لگایا کہ وہ ولد الزنا ہے اس کو اس کے اپنے شہر صیحون سے نکال دیا گیا۔ بالآخر اس کے اوپر فالج کا حملہ ہوتا ہے۔ اور وہ ایک تختے کی طرح بے کس پڑا رہتا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ۱۹۰۷ء میں اس دنیا سے رحلت کر جاتا ہے۔ یہ کیوں ہوا۔ اس لئے کہ اس کا یہ دعویٰ تھا کہ محمدی مذہب (یعنی اسلام) کی بیخ کنی کرے گا۔ یہ شخص رسول عربی کو گالیاں دیتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ خدا نے نہ صرف اسے ذلیل کیا بلکہ اسے ایسی موت دی جو اپنے اندر عبرت رکھتی تھی۔ مرزا صاحب کا یہ نشان ساری عیسائی دنیا کے لئے تھا۔

(باقی)

ناظمینِ اطفال متوجہ ہوں!

سال ۸۴-۸۳ء کے لئے تجنید اطفال کی تیاری کا کام شروع کر دیں۔ یکم ستمبر سے سات ستمبر ۱۹۸۳ء کو ہفتہ تجنید منائیں اور اس کی رپورٹ بھجوائیں۔ مجلس کو حلقہ وار تقسیم کر کے سائقین کا تقرر کریں۔

(سیکرٹری تجنید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مبارک وجود کا مبارک سفر

دعویٰ داران محبت سے دردمندانہ اپیل

مکرم فضل احمد شاہد صاحب۔ رکن شعبہ تاریخ احمدیت۔ ربوہ

ہماری جان سے پیارے آقا غلبہ اسلام کی آسمانی مہم میں تیزی پیدا کرنے کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں۔ اور آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں جملہ احباب کو دعا کی تحریک کی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح نے کئی بار فرمایا کہ خلیفہ وقت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اس اعتبار سے جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے امام اور آقا کے کاموں کو اپنا کام سمجھے۔ ہمارا کوئی عزیز کسی سفر پہ روانہ ہو تو ہمیں طبعی طور پر فکر اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے اور جدائی کا احساس تڑپاتا ہے۔ لیکن شمع خلافت کے پروانوں کو اپنے امام کے سفر کا اس سے کہیں زیادہ فکر ہونا چاہیئے ہمارے دلوں کی دھڑکن، ہماری حرکات، ہمارے ارادے اپنے محبوب کے ساتھ ہونے چاہئیں۔ ایک خواہش ہمارے امام کے دل میں پیدا ہو تو اسی کی صدائے بازگشت ہمارے دل سے ظاہر ہونی چاہیئے۔ ہمارے اور ہمارے محبوب کے ارادے ایک ہوں جسطرح ہمارا محبوب نوع انسانی کی زندگی کے لئے دنیا کے سب فکروں سے آزاد ہے ہم بھی سب دنیاوی فکروں سے آزاد ہوں اور دنیا کی بجائے دین اسلام کے احیا اور اس کی زندگی کے لئے اپنے نفوس پر موت وارد کرنا ہمارا مشغلہ ہو۔

اے مہدی موعود علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو۔ اے شمع خلافت کے پروانو۔ اور خلیفہ وقت کی محبت کا دم بھرنے والو آپ کو چاہیئے کہ راتوں کو جاگیں اور اپنی سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر کر دیں اے اسلام کا درد رکھنے والے احباب جماعت! اپنے دردمند از وعظوں سے کمزوروں کو بھی دعاؤں میں شامل کریں۔

اے وعظ کرنے والے دوستو! آیئے ہم سب سے پہلے اپنی جبینیں اللہ کے حضور جھکائیں۔ اے وعظ سننے والے دوستو! محض سننا کافی نہیں اپنے دلوں میں گرمی۔ جوش اور حرارت اور سچی تڑپ پیدا کریں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے مولا کے در پر سجدہ ریز ہوں اور یہ التجا کریں کہ اے ہمارے مولیٰ ہمارا آقا، ہمارا محبوب۔ تیرے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی خاطر سفر پر ہے تو اس کی مدد کے لئے آسمان سے ان گنت فرشتے اتار! ان گنت رحمتیں اور فضل نازل کر! آیئے اپنے امام کے ہم آواز ہو کر دعائیں کریں۔ اے دعاؤں کے عادی عاشقو سب دعائیں بھول کر غلبہ اسلام اور اپنے آقا کے لئے دعائیں کرو۔ اے دنیا کے فکروں میں پریشان حال احباب جماعت دین کے فکر اپنے سر لیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی مشکلات کس طرح دور ہوتی ہیں۔ اے پڑھے لکھے بھائیو اپنے ان بزرگوں کو جو لکھ پڑھ نہیں سکتے دعا کی تحریک کریں۔ جو بیمار اور بے بس ہیں اور چارپائیوں سے اٹھنے کے قابل نہیں انہیں بھی بتائیں کہ آپ کی خیر اور بہتری بھی اسی میں ہے کہ اپنے آقا کی صحت و سلامتی اور اس کی نصرت کے لئے دعاؤں میں لگ جائیں کئی لوگ ہیں جو حضور کی مالی تحریکات پر عمل نہیں کر سکتے وہ حضور کے لئے دعائیں کر کے اپنی محبت کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں جو دوست حضور سے ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن بعض مشکلات ان کو ملاقات سے روک رہی ہیں اپنے محبوب سے محبت کے تعلق کا ثبوت دیتے ہوئے دعاؤں میں لگ جائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ یہ رحمت کو کھینچنے والی مقناطیسی کشش ہے اسی کی برکت سے مُردے زندہ ہوتے ہیں۔ اسی سے ناممکنات میں بدل جاتے ہیں۔

ہم سب کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم۔ احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے واضح ہے کہ غلبہ اسلام کے لئے صرف ایک شخص کی کوشش یا دعائیں مفید نہیں بلکہ ساری جماعت کو دعاؤں میں لگنا چاہیئے سو اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے آقا کا یہ سفر اللہ تعالیٰ کی ان گنت رحمتوں اور فضلوں کا پیش خیمہ ہو تو ہمارے چھوٹوں بڑوں، مردوں، عورتوں، بچوں، بالغوں۔ غرض سب کو دعاؤں میں مشغول ہونا چاہیئے

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کے بارہ میں

احبابِ جماعت کی مساعی و تاثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریک وقفِ عارضی جماعت کی انفرادی اور اجتماعی تربیت کے نقطۂ نظر سے نہایت ہی بابرکت اور مؤثر تحریک ہے۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تحریک میں شمولیت کی توفیق دیتا ہے وہ نہایت ایمان افروز روحانی تجربات اور دینی خدمات سے حصہ پاتے ہیں۔ ذیل میں چند ایسے ہی احباب کی رپورٹوں کا خلاصہ اور ان کے تاثرات نمونۃً درج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، بہترین جزا دے اور جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی توفیق بخشے۔ آمین!

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

● مکرم گلزار احمد صاحب آف وحدت کالونی لاہور حلقہ ماڈل ٹاؤن میں اپنا وقفِ عارضی پورا کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"خاکسار نے مقامی مربی صاحب اور زعیم خدام الاحمدیہ سے مل کر گھر گھر جا کر احباب و خدام کو تعلیم القرآن کلاس جاری کرنے کی تحریک کی اور نمازیں باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی۔ جس کا بفضلہ تعالیٰ بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کی حاضری میں کافی اضافہ ہوا۔ اس عرصہ کے دوران خاکسار نے احباب کو نو احادیث زبانی یاد کروائیں۔ کچھ احادیث موٹے حروف میں لکھ کر نمایاں جگہ پر آویزاں کر دی گئیں تاکہ احباب کو ان کے یاد کرنے میں سہولت رہے۔"

● مکرم سید شبیر حسین شاہ صاحب آف گجرات، راولپنڈی میں اپنا وقفِ عارضی گزارنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"یہ وقت روحانی لحاظ سے بہت ہی پرسکون تھا۔ احباب جماعت اور خاکسار نے ان دنوں باجماعت نماز تہجد ادا کرنے کی توفیق پائی۔ بعد نماز فجر دوست صفوں کی صورت میں مسجد میں ہی بیٹھ کر اونچی آواز سے تلاوت قرآن کریم کرتے تو ان کی آوازوں سے دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔ خاکسار نے وہاں اطفال کی یک روزہ تربیتی کلاس میں بھی شرکت کی۔ بفضلہ تعالیٰ نمازوں کی حاضری میں اس قدر اضافہ ہوا کہ مسجد میں کسی اجتماع کا گمان ہوتا تھا۔ الحمد للہ! ان دنوں میں میری اپنی بھی کافی اصلاح ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور تائید کے کئی نشانات دیکھے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھنے کی توفیق پائی۔ صبح و شام درس سننے اور درس دینے کے مواقع میسر آئے۔ احباب جماعت کو وقفِ عارضی کی اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی تلقین کی جس پر کئی دوستوں نے لبیک کہا۔"

● مکرم نعیم احمد خان صاحب آف ٹیکو پارک میکلوڈ روڈ لاہور حلقہ پرانی انارکلی میں وقفِ عارضی پورا کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"خاکسار نے مقام وقف پر پہنچتے ہی دوستوں کو حتی الوسع مسجد میں آ کر نمازیں باجماعت ادا کرنے کی تحریک کی جس سے حاضری میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں اضافہ ہو گیا۔ دورانِ وقف خاکسار نے اطفال کو نماز اور اس کی شرائط، وضو کرنے کا طریق اور عام دینی معلومات سکھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی الہامات زبانی یاد کروائے۔ اور آنے سے قبل ان سب کا امتحان بھی لیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان تھا کہ سب اطفال کو وہ الہامات حرف بحرف زبانی یاد تھے۔ الحمد للہ!

● مکرم ملک عباس احمد صاحب آف چکوال ضلع جہلم محمود آباد میں اپنا وقفِ عارضی مکمل کرنے کے بعد اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"خاکسار نے جاتے ہی نمازوں کی حاضری، تعلیم القرآن اور درس و تدریس کا جائزہ لے کر کوشش شروع کر دی۔ احباب کافی تعداد میں مسجد میں آنے لگ گئے۔ بعد نماز فجر تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا رہا۔ درس کے بعد تعلیم القرآن کلاس باقاعدگی کے ساتھ لگائی جاتی رہی۔ خدام اور اطفال کو قرآن کریم ناظرہ۔ باترجمہ اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جاتا رہا۔ احباب کو بھی وقفِ عارضی کی اس نہایت ہی بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی تلقین کی جس پر بعض دوستوں نے اسی وقت تعمیل کر کے فارم پُر کر دیئے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ الحمد للہ کہ مجھ جیسے حقیر غلام کو بھی خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی جو میرے لئے بہت ہی رحمتوں کا موجب بنی۔"

● مکرم نواصت احمد صاحب خالد آف دارالیمن وسطی ربوہ نظارت اصلاح وارشاد مقامی صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں وقفِ عارضی مکمل کرنے کے بعد اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"خاکسار نے، دوران مکرم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد مقامی کے حکم کی تعمیل میں پندرہ کتب کا مطالعہ کر کے ضروری معلومات اکٹھی کیں۔ اس مبارک تحریک کے تحت میں نے اپنے محلہ میں بھی فری کوچنگ کلاس کا اہتمام کیا جس میں مڈل سے میٹرک تک کے بچے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ نماز مغرب تا نماز عشاء یہ کلاس باقاعدہ مسجد گنبد والی میں ہوتی تھی۔ پڑھائی کے دوران انہیں ساتھ ساتھ نمازیں باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کی تلقین بھی کی جاتی رہی۔"

● مکرم ماسٹر عبدل خان صاحب بلوچ و مکرم ماسٹر فضل الدین صاحب طارق آف کنری۔ خدا آباد میں وقفِ عارضی گزارنے کے بعد اپنے دوسرے ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"، دوران خدام اور اطفال کے اجلاسات بلا کر انہیں کئی دینی و تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی خصوصاً نمازیں باجماعت پڑھنے اور روزانہ صبح قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی تحریک کی۔ اطفال کی تعلیم القرآن کلاس بھی خدا کے فضل سے جاری رہی۔ ۲۰ ناصرات اور ۱۵۔ اطفال روزانہ صبح ۷ تا ۹ بجے اور پھر بعد نماز عصر آ کر پڑھتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے وقفِ عارضی کو اپنی ذات میں بہت ہی بابرکت اور مفید پایا۔ ہمیں باجماعت نماز تہجد ادا کرنے کی سعادت ملی اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنے کا بہت موقع ملا۔"

● مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ حلقہ ٹاؤن شپ لاہور میں اپنا وقفِ عارضی پورا کرنے کے بعد اپنی رپورٹ میں درج کرتی ہیں:۔

"۔۔دو اور بہنیں مکرمہ حفیظ بیگم صاحبہ اور مکرمہ لبنیٰ صاحبہ بھی میرے ساتھ اس وقف میں شریک رہیں۔ وقفِ عارضی کا یہ عرصہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔

خاکسار نے گھر گھر جا کر بہنوں سے رابطہ قائم کر کے نماز باترجمہ یاد کروائی۔ قرآن کریم کا تلفظ صحیح کروایا۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کروائیں۔ صد سالہ جوبلی کی دعائیں یاد کرائیں۔ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح بتائی۔ درثمین اور کلام محمود سے کئی اشعار یاد کروائے۔"

● مکرمہ نورین فیقی صاحبہ آف راحیل منزل اور محترمہ طاہرہ صاحبہ آف سانگلہ ہل اپنے وقفِ عارضی کے پہلے ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتی ہیں:۔

"ہم نے گھر گھر جا کر بہنوں سے ملاقات کی اور انہیں نمازیں ادا کرنے۔ قرآن کریم کی روزانہ باقاعدہ تلاوت کرنے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کی تحریک کی۔ اخبار الفضل اور رسالہ مصباح خرید کر پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ بہنوں کو پردہ کرنے اور اپنی روزمرہ کی مصروفیات میں اسلامی اخلاق اپنانے کی تلقین کی۔ وقفِ عارضی کی اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کے لئے کہا۔"

ناظمینِ اطفال متوجہ ہوں!

جن مجالس نے مرکزی امتحان اطفال الاحمدیہ کے حل شدہ پرچہ جات مرکز میں نہیں بھجوائے وہ جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ!

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ترقی کا گُر

"ترقی ہمیشہ راستبازی سے ہوا کرتی ہے جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات توجہ فرمائیں!

لجنہ اماء اللہ کے ۵۰ سالہ جشن کے مبارک موقع پر شائع ہونے والا یادگار انگریزی رسالہ "LAJNA SPEAKS" ہمارے پاس کچھ موجود ہے۔ یہ رسالہ لجنہ اماء اللہ کا تعارف کروانے کے لئے بہت فائدہ مند ہے ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے۔

لجنات نے یہ رسالہ بہت کم تعداد میں خریدا ہے۔ یہ ایک یادگاری چیز ہے جو بعد میں نایاب ہو جائے گی۔ اس کی قیمت بہت کم کر دی گئی ہے اگر لجنات ضلع کے لئے ۱۰۰ کی تعداد میں منگوالیں تو ۵/- روپے سے بھی کم قیمت پر دے دیا جائے گا۔

(موصلہ: لجنہ مرکزیہ)

امراء و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

آج کل جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ جہاں جماعتوں کے دیگر عہدیداران کے انتخابات کرائے جا رہے ہیں، وہاں خصوصی طور پر سیکرٹری رشتہ ناطہ کا انتخاب بھی کرایا جائے اور بعد منظوری مرکز سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ کے نام اور پتہ سے نظارت اصلاح و ارشاد کے شعبہ رشتہ ناطہ کو مطلع کیا جائے۔ تاکہ رشتہ ناطہ کے معاملات میں اُن سے رابطہ قائم کیا جا سکے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

۱۔ مکرم محمد عبد الناصر ولد حکیم عبد الحکیم مرحوم خاکی شاہ روڈ محلہ یا بو والہ جھنگ صدر نے درخواست دی ہے کہ قطعہ ۱۷/۱۱ دار الیمن ربوہ میں سے نصف حصہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ ورثاء مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سکندر جہانگیر ۲۔ عبد الناصر ۳۔ عبد القدیر پسران ۴۔ صاحب بی بی بیوہ مرحوم ۵۔ ناصرہ پروین ۶۔ فرحت نسیم دختران۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ ورثاء کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ ولد چوہدری عنایت اللہ مرحوم قوم جٹ گھمن ساکن کوٹ کرم بخش تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ قطعہ ۳۴/۲ دار العلوم شرقی ربوہ والد مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ ورثاء مندرجہ ذیل ہیں۔

مسماۃ رسول بی بی و مسماۃ حمیدہ بیگم بیوگان۔ عطاء اللہ۔ کریم اللہ۔ ضیاء اللہ ذکاء اللہ پسران۔ حفیظہ بیگم و حمیدہ بیگم دختران۔

لہٰذا استدعا ہے کہ مطابق بحصص شرعی پلاٹ مذکورہ ورثاء کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جاوے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء)

وفات حسرت آیات و درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ بشریٰ بیگم مورخہ ۸/۲۲ ۸۳ بروز سوموار دل کا دورہ پڑنے سے اچانک وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ نہایت خوش خلق۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے والی تھیں۔ اپنے سب بچوں کو خود قرآن کریم پڑھایا۔ مرحومہ نے سوگوار خاندان میں تین بچے چھ بچیاں چھ پوتے پوتیاں اور سات نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ بڑے دو لڑکے اور تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ تینوں بچیاں کراچی میں تھیں جو تدفین کے وقت فیصل آباد پہنچ گئیں۔ مورخہ ۸/۲۳ کو جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

(شیخ بشیر احمد فیصل آباد)

مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ!

یکم سے سات ستمبر ۸۳ء تک ہفتۂ تجنید منائیں جس میں مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں:-

(۱) سال ۸۴-۸۳ء کی صحیح اور مکمل فہرست تجنید حاصل کی جائے اور ۳۰ ستمبر سے قبل مرکز میں بھجوائیں۔

(۲) اس فہرست میں ہر اس احمدی شخص کو شامل کریں جس کی عمر پندرہ سے چالیس سال کے درمیان ہے،

(۳) ان افراد کی ایک علیحدہ لسٹ بھی بھجوائیں جو انصار اللہ میں شامل ہوئے ہوں آپ کی مجلس چھوڑ گئے ہوں، آپ کی مجلس میں آئے ہوں یا اطفال سے خدام میں شامل ہوئے ہوں۔

(۴) نظام سائقین کو مؤثر بنائیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

عناوین تقریری مقابلہ جات معیار صغیر

بر موقع سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک (۲) برکات خلافت (۳) سچائی۔ (۴) حضرت بلالؓ (۵) مسلم بچوں کے سنہری کارنامے۔

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی / حاضری لازمی ہے۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم امراء صاحبان و صدران جماعت و مربیان کرام سے بھرپور تعاون کے ساتھ جہاں مجالس کی نمائندگی سو فیصد بنائیں وہاں ہر جماعت اور مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار کو اس بابرکت اجتماع سے استفادہ کے لئے مرکز میں لائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ننھے سائیکل سوارو!

پیارے پیارے ننھے سائیکل سوارو! کیا آپ نے امسال اپنے سالانہ اجتماع پر بذریعہ سائیکل آنے کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ یہ یاد رکھئے کہ ربوہ تشریف لانے کے بعد اپنا اندراج شعبہ سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ (سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء) میں ضرور کروائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ آپ کا نام اس سکیم میں شروع کے آنے والوں کے نام میں سے رہ جائے۔

(منتظم سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ سالانہ اجتماع ربوہ)

پتہ درکار ہے

محترمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد علی صاحب وصیت ۸۲۱۸ سابق سکونت چک ۱۸ بھورڑو ضلع شیخوپورہ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سال رواں کا ایک اہم تقاضا

چندہ تحریک جدید کی وصولی کیلئے یوم تحریک جدید منایا جائے:-

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے سال کا آخری مہینہ اکتوبر کا مہینہ ہوتا ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان اپنی اپنی سہولت کے مطابق ماہ ستمبر میں کسی تاریخ کو یوم تحریک جدید منانے کے لئے مختص فرمالیں اور ماہ اکتوبر سے پہلے پہلے چندہ تحریک جدید کی وصولی کو سو فیصد عمل میں لانے کا اہتمام فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- حضور ایدہ اللہ کا تازہ پیغام

چھ لاکھ ڈالر جمع کرے۔ آپ کیلئے میرا وہی پیغام ہے جو جماعت احمدیہ امریکہ کے احباب کیلئے ہے۔ آگے بڑھیں، اپنی کمر ہمت کس لیں اور اس کارِ خیر میں ہر فرد جماعت اپنی توفیق کے مطابق وعدہ لکھوائے اور کم از کم عرصہ میں اس کی ادائیگی بھی کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں بے انتہا اخلاص کا سمندر ہے اور اس کے سینوں میں خدمت کا غیر معمولی جوش ہے۔ کئی جگہ بظاہر دیکھنے سے یہ احساس نہیں ہوتا لیکن اس نیند کی سی کیفیت سے ذرا جگا دیا جائے تو احمدی اسطرح اٹھتے ہیں جس طرح سویا ہوا شیر اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور ان کے جذبہ اور جوشِ خدمت کے نظارہ کو دیکھ کر انسان کا سر اپنے خدا کے حضور شکر اور حمد سے جھک جاتا ہے۔ اتنی عظیم الشان جماعت اس مادی دنیا میں اس نے پیدا فرمائی کہ جبکہ ساری دنیا ایک بالکل مختلف مادی نظریۂ حیات میں مبتلا اور ڈوبی ہوئی ہے کس طرح جماعت کے دوست محبت اور خلوص کے ساتھ اپنی عزیز ترین چیزیں اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ڈالنے کیلئے بے تاب ہوتے ہیں۔ اور جہاں تک اس پہلو سے توفیق کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ بعض دلوں کی توفیق اتنی بڑھا دیتا ہے کہ وہ سب کچھ دینے کے بعد ایک بیقراری محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے کافی نہیں دیا، روتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں کہ اے خدا ہماری ظاہری توفیق کو بھی بڑھا تاکہ ہم اپنے دل کی تمنائیں پورا کر سکیں۔

پس ساری جماعت کو تحریک کریں کہ دعاؤں کے ساتھ اخلاص کے ساتھ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیں اور اسکی رضا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔

میں ایکدفعہ پھر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ چندہ عام نہ دے رہے ہوں، جو لوگ وصیت کرنے کے باوجود وصیت کے تقاضے پورے نہ کر رہے ہوں انکو اس تحریک میں شامل نہیں کرنا۔ ہاں جو اپنے حالات کی بناء پر اجازت حاصل کر کے شرح سے کم چندہ عام دے رہے ہوں انکو توقع دیا جائے گا کہ وہ طوعی چندوں اور اس قسم کی تحریکات میں شامل ہونے کی توفیق پائیں۔

والسلام

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کارکنان کی ضرورت

ہسپتال کی کارکردگی بڑھانے اور بہتر بنانے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس میں مناسب عملہ اس کام کو چلانے کے لئے موجود ہو۔ عملہ کے بغیر ہسپتال کا تصور ممکن ہی نہیں ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں ہمیں ہر قسم کا اعلیٰ تربیت یافتہ عملہ درکار ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی ضرورت بھی ہے۔ وہ اس ہسپتال میں آنے کے بعد انشاء اللہ بے کار نہیں رہے گا۔ ہمیں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ جنرل ڈیوٹی ڈاکٹروں نیز نئے پاس ہونے والے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ٹرینڈ سٹاف نرسز کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ایسے ذہین افراد کی ضرورت ہے جو میٹرک پاس ہوں اور جنہیں ہم خود نرسنگ کی ٹریننگ دیں گے۔ ٹرینڈ لیبارٹری ٹیکنیشن۔ ایکسرے ٹیکنیشن۔ تھیٹر ٹیکنیشن بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض ٹیکنیشن کو ہم خود تربیت دیں گے۔

یہاں یہ امر اس ہسپتال میں کام کرنے والوں کے لئے باعثِ مسرت اور اطمینان ہے کہ اس ہسپتال کی بہتری کی کوششوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ذاتی دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کی نگرانی فرماتے ہیں چنانچہ حال ہی میں خاکسار کے نام ایک پیغام میں یہ ارشاد تحریر فرمایا:-

"میں جب آپ سے کہتا ہوں کہ فضل عمر ہسپتال کو مثالی بنائیں تو جماعت احمدیہ کے معیار کو ملحوظ رکھتا ہوں جس کے یہ معنی ہیں کہ ساری دنیا میں اس روح۔ اس کردار اور ظاہری اور باطنی معیار کا کوئی اور ہسپتال نہ ہو سوائے جماعت احمدیہ کے ہسپتالوں کے۔ صفائی۔ نظم و ضبط۔ ہمدردی۔ اخلاق حسنہ۔ ایثار۔ مہارت فن۔ غرضیکہ ہر پہلو سے ایک ایسا درخشندہ جوہر ہو کہ مشک کی طرح گواہی کا محتاج نہ ہو۔

میں اس بات کا عزم کر چکا ہوں کہ احمدی ڈاکٹروں کا تعاون میسر رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق ایزدی لازماً اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر کے رہوں گا۔"

کیا جماعت احمدیہ کے افراد میں سے کوئی ایسا خوش نصیب ہے جو اپنے محبوب اور عالی مرتبت امام کے عزم کی تکمیل کے کام میں حصہ دار بننا پسند کرے؟

(چیف میڈیکل آفیسر)

- بقیہ :- مبارک سفر -

خاکسار احباب سے عرض کرتا ہے کہ کیا احباب جماعت یہ نہیں چاہتے کہ اسلام جلد غالب ہو کیا آپ نہیں چاہتے کہ لوگ خدائے واحد کو شناخت کریں۔ کیا آپ کی روحیں فکرمند نہیں کہ دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور اُسے خدا کا پیار نصیب ہو۔ اگر آپ کی یہی امنگ اور آرزو ہے تو ہم اپنے مہدی کے ہم آواز ہو کر یہ عرض کریں۔

اے میرے پیارے خدا ہو تجھ پہ ہر ذرہ مرا
مجھکو دکھلا دے بہاریں کہ میں ہوں اشکبار
دین و تقویٰ گم ہوا جاتا ہے یارب رحم کر
بے بسی میں ہم پڑے ہیں کیا کریں کیا اختیار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے میری جاں کی پناہ فوج ملائک کو اتار
لشکرِ شیطاں کے نرغے میں جہاں ہے گھر گیا
بات مشکل ہو گئی قدرت دکھا اے میرے یار

اے ہمارے پیارے خدا تو ہمارے تڑپتے دلوں پر مرہم لگا۔ ہمارے آقا کو فتح و کامرانی بخش اور آپ کے ذریعہ دینِ اسلام کی زندگی کے سامان کر۔ اللھم آمین۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اور دنیا پرستی کو انسان کی بہت بڑی غلطی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ دنیا پرستی اور اس کی ہلاکت آفرینی سے خبردار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے۔ یہ بدبخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے سے اور کبھی امید دینے سے اکثر دلوں کو اپنے دام میں لے لیتی ہے اور یہ اسی میں مرتے ہیں۔ نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دیں اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی جب تک کہ اس کو بے ایمان کر کے ہلاک نہ کرے۔ اے نادان! کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے اور جس عیال کے لئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی مکاریوں سے ایک شیطان بن جاتا ہے اس عیال کے لئے تو بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے اس لئے کہ خدا تیری پناہ میں نہیں کیونکہ تو پارسا نہیں خدا تیرے دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے سو تو بے وقت مرے گا اور عیال کو تباہی میں ڈالے گا۔ لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا اور اس کے مرنے کے بعد بھی وہ تباہ نہیں ہوں گے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۵)

لجنات فوری توجہ فرمائیں!

دس ماہ کے جائزے سے معلوم ہوا ہے کہ چندہ اجتماع لجنہ و ناصرات میں بجٹ کے مطابق بہت زیادہ کمی ہے۔ براہ کرم تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک چندہ ہذا نہیں بھجوایا۔ جلد از جلد اپنی تعداد ممبرات کے مطابق ۲/- روپے فی ممبر کے حساب سے ۱۵ ستمبر تک بھجوانے کی کوشش کریں۔ لجنات اس طرف فوری توجہ فرمائیں تاکہ ہم اپنا بجٹ تیار کر سکیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک بھر کی جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحبؓ کی وفات پر اظہارِ غم

مولانا مرحوم کے اوصافِ حمیدہ اور اہم تاریخی جماعتی خدمات کا احسن رنگ میں تذکرہ

جماعت احمدیہ کے جید عالم دین اور انتہائی مخلص خادم سلسلہ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ساری جماعت کے لئے ایک انتہائی تکلیف دہ سانحہ تھا۔ چنانچہ مختلف جماعتوں کے احباب نے اس افسوسناک حادثے پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی قراردادیں پاس کی ہیں ان قراردادوں میں مولانا مرحوم و مغفور کے اوصافِ حمیدہ اور مناقبِ عالیہ کا ذکر ہے۔ اور مولانا مرحوم کی گراں قدر خدمات دینیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی گئی ہے۔ یہ قراردادیں جماعتی تنظیموں کی طرف سے بھی ہیں اور ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ اور اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے بھی۔ ان سب کو شائع کرنا ادارہ کے لئے ممکن نہیں لہٰذا ان سب جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے نام ذیل میں درج ہیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ چٹی ونڈ ضلع جہلم۔ (۲) مجلس انصار اللہ راولپنڈی شہر۔ (۳) جماعت احمدیہ کوئٹہ (بلوچستان) (۴) مجلس انصار اللہ اوکاڑہ چھاؤنی۔ (۵) جماعت احمدیہ قصور (۶) جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور (۷) جماعت احمدیہ جہلم شہر (۸) جماعت احمدیہ پشاور (۹) جماعت احمدیہ واہ کینٹ (۱۰) جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ (۱۱) مجلس خدام الاحمدیہ گلشن اقبال کراچی۔ (۱۲) مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد۔ (۱۳) جماعت احمدیہ نواب شاہ (سندھ) (۱۴) جماعت احمدیہ مصطفےٰ آباد قصور (۱۵) جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر (۱۶) جماعت احمدیہ رحیم یار خان (۱۷) جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ (۱۸) جماعت احمدیہ ساہیوال۔ (۱۹) جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر۔ (۲۰) جماعت احمدیہ اوکاڑہ چھاؤنی۔ (۲۱) جماعت احمدیہ کراچی۔ (۲۲) احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن راولپنڈی (۲۳) جماعت احمدیہ کرائیڈن (برطانیہ) (۲۴) لجنہ اماء اللہ اوکاڑہ میانی (۲۵) جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی (۲۶) جماعت احمدیہ گجرات شہر (۲۷) لجنہ اماء اللہ اسلام آباد (۲۸) جماعت احمدیہ قصور شہر (۲۹) جماعت احمدیہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد سندھ۔ (۳۰) لجنہ اماء اللہ پشاور شہر (۳۱) جماعت احمدیہ وہاڑی شہر (۳۲) جماعت احمدیہ سمن آباد۔ لاہور (۳۳) جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر (۳۴) جماعت ہائے احمدیہ ساہیوال ضلع۔ (۳۵) جماعت احمدیہ اوکاڑہ (۳۶) جماعت ہائے احمدیہ ضلع اوکاڑہ (۳۷) جماعت احمدیہ ظفروال سیالکوٹ (۳۸) جماعت احمدیہ چک چیٹھہ گوجرانوالہ۔ (۳۹) جماعت احمدیہ دنیاپور ملتان (۴۰) مجلس عاملہ دارالعلوم وسطی ربوہ (۴۱) حلقہ گلشن پارک قیادت مغل پورہ لاہور (۴۲) جماعت احمدیہ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی (۴۳) لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی ربوہ۔ (۴۴) جماعت احمدیہ لاہور (۴۵) جماعت احمدیہ مردان (۴۶) جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ (۴۷) ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ (۴۸) جماعت احمدیہ کنری (سندھ) (۴۹) مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مغلپورہ (۵۰) مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ غازی آباد مغلپورہ لاہور۔

وقفِ جدید کے ننھے مجاہدین

مندرجہ ذیل اطفال نے وقفِ جدید دفتر اطفال میں یکصد روپے ادا کر کے اپنا نام وقف جدید کے ننھے مجاہدین میں شامل کرا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچوں کے والدین کے اخلاص میں برکت دے اور حسناتِ دارین سے نوازے۔ بچوں کی عمر میں برکت دے خادم دین بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

احباب جماعت سے مذکورہ ننھے مجاہدین اور ان کے والدین کیلئے درخواست دعا ہے۔

نمبر شمار	نام طفل مع ولدیت	نام مجلس
۱۔	مکرم محمود علی ؍؍ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ	
۲۔	" اسد علی ابن مکرم سید نعیم شاہ صاحب	رحمت الف
۳۔	" شہزاد احمد " " اظہر احمد "	" ب
۴۔	" ندیم احمد " " بشیر احمد "	نصر غربی
۵۔	" محمد طارق " " خواجہ عبدالمومن "	دارالبرکات
۶۔	" ولید احمد ناصر " " ناصر احمد "	فیکٹری ایریا
۷۔	" شیخ نعیم احمد " " شیخ ظہور الدین "	علوم حلقہ خلیل
۸۔	" میر مقبول احمد " " میر غلام احمد نسیم "	صدر جنوبی
۹۔	" لقمان احمد " " راجہ غلام حسین صاحب	عقب ہسپتال
۱۰۔	" منصور احمد " " میاں محمد اسمٰعیل "	"
۱۱۔	" خالد احمد " " تاج الدین صاحب	"
۱۲۔	" مبشر احمد ضیاء " بشارت احمد صاحب	صدر جنوبی
۱۳۔	" حبیب اللہ بابر " " رفیق اللہ خان صاحب	علوم وسطی
۱۴۔	" نجیب اللہ اکبر " " "	"
۱۵۔	" مطیع اللہ " " "	"
۱۶۔	" عبدالسبحان " " عبدالمنان "	باب الابواب
۱۷۔	" داؤد احمد " " مرزا لقمان احمد "	"
۱۸۔	" راجہ منصور احمد " " راجہ احمد خان "	رحمت غربی
۱۹۔	" عبدالقیوم " " ملک عبدالرب "	"
۲۰۔	" منصور بھٹی " " محمد حنیف بھٹی "	"
۲۱۔	" قمر احمد خان شہزادہ " " محمد رفیع خانصاحب	رحمت شرقی ب
۲۲۔	" بشارت بٹ " " محمود سلیمان بٹ "	"
۲۳۔	" محمد صدیق " " محمد حنیف "	دارالفضل
۲۴۔	" محمد ارشد " " محمد اسلم صاحب	"
۲۵۔	" سعید احمد " " ڈاکٹر ناصر احمد "	دارالنصر غربی

(سیکرٹری وقف جدید
- مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

مہینے کا آخری ہفتہ

خلافت ثانیہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی ادارہ جات میں ہر مہینے کی آخری جمعرات والے دن تعطیل کا دستور چلا آرہا تھا۔ خلافت ثالثہ میں بھی یہ دستور جاری رہا۔ پھر جب اجتماعی ملاقاتوں کا سلسلہ بہت بڑھ گیا اور جمعرات کا دن اس غرض کے لئے مخصوص ہوا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بجائے مہینہ کے آخری ہفتہ والے دن تعطیل کئے جانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مرکزی دفاتر میں ہر مہینے کے آخری ہفتہ کو یہ تعطیل ہوتی ہے۔ بہت سے احباب کو چونکہ اس کا علم نہیں اس لئے وہ کسی کام کی غرض سے یا چندہ جمع کروانے کے لئے ایسے ہفتہ والے دن تشریف لے آتے ہیں اور دفتر بند ہونے کی وجہ سے ان کو تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات ایک دن مزید رکنا پڑتا ہے جو پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے احباب کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ سوائے اس کے کہ اجتماعی تقریبات ہوں مثلاً جلسہ سالانہ، سالانہ اجتماعات یا مجلس مشاورت عام طور پر ہر مہینہ کے آخری ہفتہ والے دن ربوہ میں مرکزی ادارہ جات میں تعطیل ہوگی۔

(وکیل المال ثانی) تحریک جدید)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی:- حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان